© rasailojaraid.com

محمد اسحاق بھٹی

ایک حدیث

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاتشربوا واحداً کشرب البعیر و لکن اشربوا مثنیٰ و ثلاث، و سموا اذاانتم شربتم و احمدوا اذاانتم رفعتم (جامع ترمذی۔ابواب الاشربہ۔باب ماجاء فی التنفس فی الاناء)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی چیز پینے لگو تو اونٹ کی طرح ایک ہی سانس میں نہ پی جاؤ، بلکہ دو یا تین مرتبہ سانس لے کر پیو اور (یاد رکھو کہ) پینا شروع کرو تو بسم اللہ پڑھو اور فارغ ہو جاؤ تو الحمد للہ کہو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو ہر قسم کی دینی، مذہبی، اخلاقی اور تہذیبی و ثقافتی تعلیمات سے بہرہ مند فرمایا ہے اور وہ تمام باتیں ایک ایک کر کے تفصیلاً یا اجمالاً ارشاد فرمادی ہیں جو نوع انسانی کی اصلاح و تربیت کے لیے ضروری ہیں۔اس کی وجہ یہ ہے کہ اسلام دین کامل ہے۔اور اس کے اتمام و تکمیل کا یہ بنیادی تقاضا ہے کہ اس میں ایسی شے کی نشان دہی کر دی جاتی جو انسانوں کی حیات اجتماعی میں نکھار پیدا کرنے اور ان کی کشور قلب و ذہن کو جلا بخشنے کا باعث بنتی ہے

اسی حدیث کو لیجیے جو سرعنوان درج کی گئی ہے۔یہ حدیث محدثین کے نزدیک اگرچہ درجہ صحت کو نہیں پہنچتی، امام ترمذی اسے "ھذا حدیث غریب" سے تعبیر کرتے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہیں۔ تاہم اس کا مضمون اپنی جگہ بڑا اہم ہے اور اس سلسلے کی دیگر احادیث سے اس کی تائید ہوتی ہے۔

حدیث کے الفاظ و معانی سے صاف پتا چلتا ہے کہ آنحضرت امت مسلمہ کے ہر چھوٹے بڑے عمل پر پوری نگاہ رکھتے تھے اور امت کے ہر فرد کو ہر لحاظ سے کامل، دانا و بینا اور مہذب و شائستہ دیکھنا چاہتے تھے۔ حتی کہ کھانے پینے کے آداب و معمولات کے معاملے میں بھی، جنھیں ہم بعض اوقات نظر انداز کر جاتے ہیں، آنحضرت اپنی امت کی پوری رہنمائی فرماتے تھے۔ آپ نے وضاحت سے فرمایا کہ کوئی چیز پینے کے لیے برتن کو لبوں سے لگاؤ تو تین باتوں کا خیال رکھو۔

ایک یہ کہ برتن منہ کو لگا کر پانی یا شربت یا دودھ یا لسی ایک ہی سانس میں نہ پی جاؤ۔ پینے کا یہ انداز اونٹ کا انداز ہے۔ وہ جب پانی کو منہ لگاتا ہے تو ایک ہی سانس میں پی جاتا ہے اور اس وقت منہ اوپر اٹھاتا ہے جب پیٹ بھر جاتا ہے۔ انسان کے لیے یہ انداز اختیار کرنا غلط اور نامناسب ہے۔ یہ حیوان کا طریقہ تو ہو سکتا ہے اور ہے بھی، مگر انسان کو ہرگز زیب نہیں دیتا۔ انسان کو چاہیے کہ وہ برتن کو منہ لگائے تو آرام اور شائستگی سے پیئے اور پیتے وقت دو یا تین سانس لے۔ ایک اور حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ سانس بھی پانی پیتے پیتے برتن ہی میں نہ لے۔ بلکہ برتن سے منہ الگ کر کے سانس لے۔

دوسرے یہ کہ کوئی شے پینا شروع کرو تو بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھو، تا کہ اللہ کی یاد سے غافل نہ رہو۔ عام طور پر لوگ کھانے پینے کے مواقع پر اللہ کو یاد نہیں رکھتے اور از راہ نادانی سمجھ بیٹھتے ہیں کہ جو کچھ انھیں ملا ہے وہ محض ان کی قابلیت اور تگ و دو کا نتیجہ ہے۔ اس کے برعکس اسلام یہ تعلیم دیتا ہے، کہ انسان کے وسائل بہر حال محدود ہیں۔ اسے جو کچھ عطا ہوا ہے وہ اللہ کے فضل فراواں اور اس کے کرم بے پایاں کا نتیجہ ہے۔

تیسرے یہ کہ کسی شے کے پینے سے فارغ ہو جاؤ تو بھی اللہ کی نوازش ہائے پیہم کو یاد رکھو اور الحمد للہ پڑھو۔ پوری دعا جو اس موقع پر پڑھنی چاہیے، ایک دوسری حدیث

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

میں مذکور ہے جو یہ ہے۔

الحمدللہ الذی اطعمنا و سقانا و جعلنا من المسلمین

یعنی سب تعریفیں اور تمام ستائشیں اللہ تعالی کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور اپنا فرمان بردار بنایا۔

اس کا واضح مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالی کے احسانات گونا گوں کو کسی موقعے پر بھی بھولنا نہیں چاہیے۔ ہر آن یاد رکھنا چاہیے اور ذہن و قلب کی گہرائیوں میں اس حقیقت کو راسخ کر لینا چاہیے کہ ہم اس کے عاجز و درماندہ اور مسکین بندے ہیں۔ ہمارا اصل سہارا اللہ کی مدد اور اس کی ذات اعلی و اقدس ہے۔ ہم اپنے طور پر صرف کوشش کر سکتے ہیں، اور کچھ نہیں کر سکتے۔ ہر معاملے میں اسی کے محتاج ہیں اور اسی کے آگے اپنا دامن طلب پھیلاتے ہیں۔

وہ تمام اسباب جن کو بروئے کار لا کر ہمارا رزق مہیا ہوتا ہے، اسی کے پیدا کردہ ہیں۔ اگر وہ ہماری دست گیری نہ کرے اور ہماری رہنمائی نہ فرمائے تو ہم کچھ نہیں کر سکتے۔

اسی نے ہم کو عقل و فہم سے نوازا، اسی نے فکر و فراست کی نعمت عطا فرمائی اور اسی نے جسمانی و بدنی طاقت سے بہرہ ور کیا اور ہم اس لائق ہو پائے کہ اپنی ضروریات کا تکفل کر سکیں اور سامان اکل و شرب سے بہرہ یاب ہو سکیں۔

© rasailojaraid.com